پیش لفظ

ابتداء ہے رب کائنات کے نام سے جو بے حد رحیم و کریم ہے۔ بچے نسل انسانی کی بقا کے ضامن ہیں۔ بچے ہمارا روشن مستقبل ہیں۔ ان کی معصوم باتیں، شوخ حرکتیں اور شرارتیں ہی زندگی میں رونق اور رعنائی کا باعث ہیں مگر جب ان معصوم پھولوں کی پرورش کے لیے ماحول سازگار نہ دیا جائے تو یہ مرجھا جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور کردار میں کمی رہ جاتی ہے۔ یہ مضبوط و توانا بن کر معاشرے کے فعال کردار نہیں بن پاتے۔ اگر آج ہم اپنے بچوں کی شخصیت اور کردار میں جھول آنے دیں گے تو ہمارا مستقبل بھی مخدوش ہو گا۔ بچے سماج کے کن عوامل کی وجہ سے نفسیاتی طور پر مجروح ہوتے ہیں۔ اُردو افسانے میں بچوں کے کرداروں کو سماج کے بدلتے تناظر میں کن رنگوں اور رویوں میں پیش کیا گیا ہے اسے اپنے مقالے میں سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔

باب اوّل ”بچوں کی جبلت، نفسیات اور کردار“ میں بچوں کی جبلت اور نفسیات اور کردار کیسے بنتا ہے؟ اس کے بنیادی عوامل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب دوم ”اُردو افسانہ اور بچوں کے کردار قیام پاکستان سے قبل“ میں پاکستان سے قبل اُردو افسانہ نگاروں کے ہاں بچوں کے کرداروں کی پیش کش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں یہ بات اہم ہے کہ ہر افسانہ نگار نے بچوں کے کردار نہیں لکھے ہیں اس لیے جن افسانہ نگاروں کے ہاں بچوں کے کردار موجود ہیں صرف انہیں ہی بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم ”اُردو افسانہ اور بچوں کے کردار مابعد قیامِ پاکستان“ اس باب میں قیامِ پاکستان کے بعد کے افسانہ نگاروں کے ہاں موجود بچوں کے کرداروں کا سماجی اور نفسیاتی جائزہ لیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ افسانہ نگار قیامِ پاکستان سے پہلے بھی افسانہ نگاری کے میدان میں سرگرمِ عمل تھے مگر ان کے وہ افسانے جن میں بچوں کے کردار موجود ہیں چونکہ ان کی زیادہ تر تعداد قیامِ پاکستان کے بعد کی ہے اس لئے انہیں قیامِ پاکستان کے بعد کے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

باب چہارم ”اُردو افسانہ اور بچوں کے کردار اکیسویں صدی میں“ میں اکیسویں صدی میں لکھنے والے جن افسانہ نگاروں کے ہاں بچوں کے کردار موجود ہیں ان کا نفسیاتی و سماجی جائزہ لیا گیا ہے۔

مجھے جب پی ایچ۔ڈی کے مقالے کے لیے ”اُردو افسانے میں بچوں کے کردار سماجی اور نفسیاتی مطالعہ“ ملا تو بہت سے احباب نے ڈرایا کہ مشکل کام ہے۔ بچوں کے کردار اُردو افسانے میں زیادہ نہیں لکھے گئے ہیں مگر اپنی